گناہ گار غیر فاسق معلن کے پیچھے نماز کا حکم

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک مرتبہ مسجد میں امام نہ ہونے کے سبب ایک شخص کو امامت کے لئے آگے کیا گیا، وہ شخص بظاہر فاسق نہیں تھا، لیکن وہ گناہ گار ضرور تھا اور یہ بات صرف وہ خود ہی جانتا تھا، کسی دوسرے کے علم میں نہیں تھی اور نہ ہی اس نے ظاہر کی کیونکہ گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے، اس شخص نے نماز پڑھادی، اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ نماز ہوگئی یا دوبارہ پڑھنی ہوگی؟ اس حوالے شرعی رہنمائی فرمائیں۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسئولہ میں اگر وہ شخص کسی کبیرہ گناہ کا خفیہ طور پر مرتکب ہوا یا صغیرہ پر خفیہ طور پر اصرار کیا تو ایسی صورت میں وہ فاسق غیر معلن ہوا، اور فاسق غیر معلن (یعنی وہ جو گناہ چھُپ کر کرتا ہو، گناہ میں معروف و مشہور نہ ہو) کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی (یعنی خلاف اولیٰ) ہے۔ لہذا اگر اس وقت اس شخص میں امامت کی شرائط موجود تھیں اور اس نے نماز کو اس کی شرائط و ضروریات کے مطابق درست پڑھایا تو وہ نماز درست ہوگئی البتہ! مکروہ تنزیہی ہوئی۔

فاسقِ معلن اور فاسقِ غیر معلن کے پیچھے نماز پڑھنے سے متعلق، سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "فاسق وہ کہ کسی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا اور وہی فاجر ہے اور کبھی فاجر خاص زانی کو کہتے ہیں، فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے، پھر اگر معلن نہ ہو یعنی وہ گناہ چھُپ کر کرتا ہو معروف و مشہور نہ ہو، تو کراہت تنزیہی ہے یعنی خلاف اولیٰ، اگر فاسق معلن ہے کہ علانیہ کبیرہ کا ارتکاب یا صغیرہ پر اصرار کرتا ہے، تو اُسے امام بنانا، گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پڑھ لی ہو، تو پھیرنی واجب۔ (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 601، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4063

تاریخ اجراء: 02صفر المظفر 1447ھ/28جولائی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net